رحیم آبادی و بنارسی نوجوانون کی مبارزت پر ایک منصفانہ نظر

جب اہلحدیث کی خوش قسمتی سے مرشد آباد مین مناظرہ ہوا اور اسکی کیفیت نے بذریعہ اخبارات و رسائل شیوع پایا ہے۔ تب سے ان پہلوانان نوجوان مین مقابلہ و مبارزہ شروع ہے جو ابتک موقوف ہونا نہین پاتا۔ ہم دور سے طرفین کے حملے دیکھتے رہے اور کسی جانب کے طرفدار اس خوف سے نہ بنے کہ اسکی جانب مخالف کے مخاطب بحث نہو جاوین۔ اور جس قیل و قال فضول اور بحث قال اقول کو ہم بدترین خصائل سمجھکر سالہا سال سے ترک کر چکے ہین اسمین نہ جا پہنسین۔ مگر اس غیر طرفداری پر ہمارے بعض معزز احباب (جو ہماری ناچیز راے کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہین) ہمسے ناخوش ہوگئے اور ہمیشہ متقاضی تائید جانب حق رہے اور ابتک ہین۔ آن احباب کے پاس خاطر نے ہم کو اس امر پر مجبور کیا ہے کہ ہم ان مشاجرات کی نسبت صرف اپنی راے ظاہر کرین ناظرین تخاطب بحث فضول قال اقول (جس سے ہم کوسون بھاگتے ہین) سو یون رفع ہو سکتا ہے کہ کسی مسئلہ مین علمی بحث نکرین اور دعاوی و دلائل فریقین سے تعرض کا جہت نہ لین اس صورت مین ہماری مخالفت ہوگی تو صرف اسیقدر ہوگی کہ فریق مخالف ہماری راے کو غلط قرار دے اسکو نہ گنجایش ہوگی کہ ہم سے ایک لاطائل و فضول بحث قال اقول قائم کرے۔ پس ہم اپنی راے ان مختصر الفاظ مین ظاہر کرتے ہین*

کہ ان مشاجرات مین غلبہ حق رحیم آبادیون کیجانب ہے۔ دینی مسایل کی نظر سے دیکھا جاوے تو انکو غلبہ ہے۔ علم و فہم و تقریر و تقریب کا لحاظ کرین تو وہی غالب نظر آتے ہین۔ تہذیب و پابندی داب مناظرہ کو خیال کرین تو وہان بہ نسبت فریق مقابل بڑھکر دکھائی دیتے ہین۔ لنکے حملے گو بے تہذیبی سے خالی نہین مگر فریق ثانی

کو اسمین ہدایت و حقیقت حاصل ہے - اس غلبۂ حق کے ساتھ رحیم آبادیون کی سعی
اور اسکے نتیجہ کی نسبت یہہ کہنا بھی ہمارا فرض ہے کہ وہ مثل کوہ کندن و کاہ
برآوردن کا مصداق ہے - بیشک ان کی تقریرات و تحریرات سے انکی علمیت و جودت
ثابت ہے - اور ان تقریرات کے طبع و اشاعت سے انکی سماحت و سرگرمی متحقق - مگر
اس سے اسلام یا مسلمانون کو کوئی ایسا فائدہ معتد بہا حاصل نہین ہوا - جو پہلے انکو
حاصل نہوا ہو - (مثلاً) اُنہون نے پُرزور دلائل سے بنارس عیدگاہ کا بے اصل
ہونا ثابت کیا و بصرف زر و زبان اسکا اشتہار کر دیا تو اس مین مسلمانون کو
کونسا جدید فائدہ ہوا - اور اسلام کے کونسی رکن فرض یا واجب یا سُنت کا احیا
ہوا - یا اُنہون نے شہادت ثقات سے یہہ ثابت کر دیا کہ مناظرہ مرشد آباد و دہلی ہام
مناظرہ ایک رحیم آبادی پہلوان تہا نہ بنارسی نوجوان تو اس سے اسلام و مسلمانون کا
کیا بڑہا - ہمارے عزیز نوجوان رحیم آبادی جسقدر اپنے عزیز وقت اور کارآمد زر اس
قسم کے مسائل حقہ کے احقاق مین صرف کر چکے ہین وہ اصول اسلام کی تائید یا اصول
مذاہب مخالفہ کی تزئیف و تردید مین صرف کرتے تو اسلام کو فائدہ پہنچاتے اور مسلمانون
کی قوت بڑہاتے - اس زمانہ اشتداد ہوائے نیچریت و الحاد مین اس قسم کے مسائل
فرعیہ جزئیہ مین باہمی بحث و منازعت ایسی ضروری نہین ہے جیسا کہ اصول مخالفہ
اسلام (تناسخ - انکار نبوت - ابطال معجزات و خوارق) کی مدافعت مین مخالفین
اسلام سے مکالمہ ضروری ہے - گذشتہ را صلوات و آیندہ را احتیاط - وہ آیندہ
بہی اپنی قلم و طبع و وقت و زر کو اسلام کی اعانت مین صرف کرین باہمی مشاجرات
و مناقشات جزئیہ یک قلم ترک کرین - ہم اپنے معزز و مکرم دوست حاجی شیخ
احمد اللہ صاحب والد ماجد نوجوانان رحیم آبادی کیخدمت مین ناصحانہ التماس
کرتے ہین - کہ آپ اپنے لائق اور ہونہار فرزندون اور اپنی خداداد دولت کو

اصول و اہمات مسائل اسلام کی تائید و اشاعت مین متوجہ و مصروف کرین اور خدا
کے اس احسان کا کہ اس نے ایسے لائق فرزند آپکو عطا کئے ہین اور مال کثیر مرحمت
فرمایا ہے شکریہ بجالاوین۔ وہ شکریہ اسی صورت سے ادا ہوتا ہے کہ آپ
اسلام کو مدد پہنچائین۔ اور مسلمانون کی مذہبی قوت بڑھائین۔ نہ موجودہ خانہ
جنگیون سے جن سے اسلام و مسلمانون کو ضعف حاصل ہوتا ہے۔

یہہ نصیحت ہم نوجوان بنارسی کو نہین کہہ سکتے ہم جو کچہ کہین تو وہ کب سنتے ہین اس
قسم کے مشاجرات انکے رسالہ کا مدار کار ہین۔ اور انہی جزئیہ مناقشات کی بدولت
وہ اپنے اتباع مین پہلوان اور مرد میدان کہلاتے ہین۔ پہر وہ ہماری نصیحت سے
ان جہگڑون کو جن کے سبب انہون نے جنگجو افراد قوم مین نام پایا ہے کب چہوڑ
سکتے ہین۔ ہان اسقدر کہنے سے (وہ مانین خواہ نہ مانین) ہم رہ نہین
سکتے اور اس کہنے کو ہم اپنا فرض اور اپنے ذمہ ایک واجبی حق سمجہتے ہین
کہ ان مشاجرات و مباحثات مین وہ جناب مولانا و شیخنا و شیخ الکل حضرت سید
محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی جناب مین کوئی کلمہ موہم توہین و تنقیص قلم
سے نہ نکالا کرین جیسے (۱) قائلین جواز بنا عیدگاہ کو بدعتی و مروانی کہنا۔ (دیکہو توثیق صفحہ ۷)
باوجودیکہ جناب شیخنا و شیخ الکل کا قائل جواز ہونا انکو معلوم ہے (دیکہو توثیق
صفحہ ۳۰) یا جناب (۲) میان صاحب شیخنا و شیخ الکل کے حق مین یہہ الفاظ تحریر کرنا کہ
وہ بعض وقت پرانے خیالات کیطرف رجوع فرماتے ہین (دیکہو توثیق صفحہ ۴۰) جو اس
کہنے کے برابر ہے کہ وہ بعض وقت اولڈ فیشن کے بن جاتے ہین جیسا کہ نیچری لوگ
قدیم علما کو کہا کرتے ہین۔ یا اس کہنے کے برابر ہے کہ وہ بے ضبط و غیر مستقیم
الحال ہین کبہی بے تحقیق و غلط بات بہی کہدیا کرتے ہین۔ یا (۳) مسئلہ عیدگاہ مین جناب
شیخنا کی مخالفت کے جواب مین یہہ کہنا کہ " اگرچہ میانصاحب اس مسئلہ مین ہمارا

موافق نہیں تھا مگر اس زمانہ کے مجدد العلوم والدین افضل المتاخرین اپنے نواب صاحب مرحوم بھوپال ہمیرے موافق ہیں" (دیکھو توثیق صفحہ ۱۲۷) جسمیں جناب شیخنا کی صریح منقصت پائی جاتی ہے۔ نواب صاحب مرحوم مغفور کے فضل وکمال سے کسی اہلحدیث کو انکار نہیں ہے مگر جناب شیخنا کے مقابلہ میں انکو افضل المتاخرین کہنا بیشک شیخنا کی تنقیص کا موجب ہے۔

بجائے خود ایک شخص کی جسقدر تعریف کیجائے اس سے کسیکی تنقیص لازم نہیں آتی۔ مگر جب کسی خاص شخص کے مقابلہ میں اسکی بزرگی بیان کیجاتی ہے تو اس سے اس شخص کی تنقیص کر نا کسی کی سمجھ میں آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک نبی کے مقابلہ میں دوسرے نبی کی بزرگی بیان کرنے سے منع کیا ہے چنانچہ بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ میں آپکا یہہ ارشاد مروی ہے کہ انبیاء میں سے ایک کو دوسرے پر بزرگی مدو۔ اور خاصکر اپنی نسبت فرمایا ہے

> لاتفضلوا بين انبياء الله
> لاينبغي لاحد ان يقول انا خير من
> لاتخيروني على موسى

کہ مجھے یونس بن متی سے بہتر نکہو اور فرمایا مجھے موسیٰ پر ترجیح مدو۔ اس ارشاد نبوی کی وجہ یہی ہے کہ بالمقابلہ تعریف کرنے میں ممدوح کے مقابل کے تنقیص لازم آتی ہے۔ اور ایسی تعریف موجب تنقیص جائز نہیں ہے چنانچہ امام نووی وکرمانی وغیرہ آئمہ نے اسپر تصریح کی ہے۔

> معناه لاتفضلوا بعضا بحيث يلزم منه نقص المفضول (کرمانی حاشیہ بخاری ص ۴۸۵)
> وللشان النبي انما هو عن تفضيل يودي الى تنقيص المفضول (النووی شرح مسلم ص ۲۴۵)

نوجوان بنارسی اگر بجائے اس کہنے کے مخالف شیخنا کے جواب میں یوں کہتے کہ اگرچہ جناب میاں صاحب میرے موافق نہیں ہیں مگر ایک اور دوسرے

جماعت اہلحدیث یا بعض اور اکابر اہلحدیث میرے موافق بھی ہین یا اس سے بھی بڑھکر یون کہدیتے "لاریب ان شیخنا کبیر ولکن الحق اکبر منہ" یعنے بیشک جناب میان صاحب (جو اس مسئلہ مین میرے مخالف ہین) بڑے بزرگ اور ہمارے گروہ کے امام و سردار ہین لیکن حق (جسکو مینے حق سمجھا ہے) ان سے بڑھکر بزرگ اور لائق اتباع ہے" تو بنارسی کا مدعا بخوبی حاصل ہوجاتا اور جناب میانصاحب کی جناب مین کوئی کلمہ موہم تنقیص انکی قلم سے نہ نکلتا۔

نوجوان بنارسی کے اس قسم کے کلمات جملہ اشخاص اہلحدیث خصوصاً تلامذہ جناب شیخ الکل کے دلون پر (جو بنارسی کی محبت مین "حبک للشئ یعمی و یصم" کے مصداق نہین ہوئے ہین) زہر آلود خنجر یا اخگر (پارہ آتش) کا کام کررہے ہین۔ ہمارا گمان بلکہ یقین یہ ہے کہ رحیم آبادی نوجوانون اور انکے والد ماجد (جو عمر مین پیر ہین مگر ہمت اور حمیت مین نوجوان) کو ان ہی کلمات سے زیادہ اشتعال ہوا ہے شیخنا کے حق مین بنارسی کی قلم سے اس قسم کے الفاظ نہ نکلتے تو وہ اس کارزار کو اس حد تک نہ پہنچاتے۔ لہذا ہم اپنے نوجوان بنارسی سے امید کرتے ہین کہ وہ آئندہ ایسے کلمات موہمہ سے قلم کو روکین گے۔ اور اس ناتوان پیر (جسکو اپنے رسالہ مین پیر مرد کا خطاب دیچکے ہین) کی نصیحت کو پس پشت نہ ڈال دین گے اگر وہ اسم با مسمیٰ ہین اور سعادت آمی سے کچھ حصہ رکھتے ہین و نعم ما قیل۔

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست میدارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را